روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | ہفتہ ۴ شعبان ۱۴۱۰ھ، ۳ امان ۱۳۶۹ ہش، ۳ مارچ ۱۹۹۰ء | نمبر ۵۱

سب سے پہلے خدا کی طرف توجہ ہو

"سب سے بڑھ کر خدا تعالےٰ سے یہ امتیازی تعلق قائم ہونا چاہیئے کہ ہر ضرورت کے وقت اور ہر خوف سے بچنے کی خاطر سب سے پہلے دھیان خدا تعالےٰ کا ذہن میں آئے اور بعد میں اسباب کی طرف طبیعت متوجہ ہو۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل ۱۵ر فروری ۱۹۹۰ء صـ۲)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اس بات کو بخوبی یاد رکھو کہ گناہ ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے اور نہ صرف ہلاک ہی ہوتا ہے بلکہ وہ خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے اور اس قابل نہیں ہوتا کہ یہ نعمت اس کو مل سکے جس جس قدر گناہ میں مبتلا ہوتا ہے اسی اسی قدر خدا تعالےٰ سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور وہ روشنی اور نُور جو خدا تعالیٰ کے قرب میں اسے ملنی تھی اُس سے پرے ہٹتا جاتا ہے اور تاریکی میں پڑ کر ہر طرف سے آفتوں اور بلاؤں کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ سب سے زیادہ خطرناک دشمن شیطان اس پر اپنا قابو پا لیتا ہے اور اُسے ہلاک کر دیتا ہے لیکن اس خطرناک نتیجہ سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک سامان بھی رکھا ہوا ہے۔ اگر انسان اس سے فائدہ اٹھائے تو وہ اس ہلاکت کے گڑھے سے بچ جاتا ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے قرب کو پا سکتا ہے۔ وہ سامان کیا ہے؟ رجوع الی اللہ یا سچّی توبہ۔ خدا تعالےٰ کا نام توّاب ہے۔ وہ بھی رجوع کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان جب گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ سے دُور ہو جاتا ہے اور خدا تعالےٰ اس سے بعید ہوتا ہے۔ لیکن جب انسان رجوع کرتا ہے۔ یعنی اپنے گناہوں سے نادم ہو کر پھر خدا تعالےٰ کی طرف جھکتا ہے تو اس کریم رحیم خدا کا رحم اور کرم بھی جوش میں آتا ہے اور وہ اپنے بندہ کی طرف توجہ کرتا ہے اور رجوع کرتا ہے اس لئے اس کا نام توّاب ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ اپنے ربّ کی طرف رجوع کرے تاکہ وہ اس کی طرف رجوع برحمت کرے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صـ۱۸۳-۱۸۴)

درخواست دُعا

○ خاکسار کی والدہ اہلیہ مکرم مرزا رفیع احمد صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے اب بہتر ہے لیکن ابھی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں والدہ محترمہ کی کامل صحت یابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

مرزا عبد الصمد احمد

○ مکرم سیّد محمد احمد صاحب لاہور چھاؤنی کے چھوٹے بیٹے سیّد ہاشم اکبر احمد صاحب کو ۹ر فروری ۱۹۹۰ء کو اللہ تعالےٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے بچّہ کا نام سیّد طالع احمد رکھا ہے۔

نومولود حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کا پڑپوتا، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے نواسے کا بیٹا، مکرم بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد وقیع الزمان خان صاحب کی نواسی کا بیٹا اور ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب (آف ہارٹلے پول۔ انگلستان) کا نواسہ ہے۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک و خادم دین بنا دے۔

لوجہ اللہ خرچ ہونے والا مال خدا کی نظر میں

ارشادات سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"دنیا کی آنکھ تو اس روپے کو ایک غریب اور نادار جماعت کا تھوڑا سا سرمایہ دیکھتی ہے ایسا تھوڑا سرمایہ کہ دنیا کی چھوٹی سے چھوٹی حکومت بھی اس سرمایہ کے مقابل پر سینکڑوں گنا زیادہ طاقتیں رکھتی ہے۔ لیکن اللہ کی رضا کی آنکھ اس میں غریبوں کے آنسوؤں کے موتی دیکھ رہی ہے۔ اللہ کی رضا کی آنکھ ان روپوں میں (ایمان والوں) کے قلب و جگر کے ٹکڑے دیکھ رہی ہے۔ اُن امیروں کے اخلاص اور پاکیزگی کے جواہر دیکھ رہی ہے۔ جنہوں نے فتنہ و فساد میں مبتلا ہونے کی خواہشوں کے باوجود اور گندگی میں مبتلا ہونے کی خواہشوں کے باوجود اللہ کی پاک رضا کی چادر اوڑھ لی۔ یہ وہ ساری چیزیں ہیں جن کو اللہ کی نظر محبت اور پیار سے دیکھتی ہے اور ان کو قبول فرماتی ہے۔ پس اس روپے کی حیثیت عام دنیا کے روپے کی حیثیت سے بالکل مختلف اور جداگانہ ہے۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ کوئی مقابلہ نہیں۔ پیمانہ ہی مختلف ہے۔ پھر دنیا کی آنکھ اس روپے کو روبلز ROUBLES کی شکل میں دیکھ رہی ہے اور روپے کی شکل میں اور ٹکوں (TAKA) کی شکل میں اور پونڈوں کی شکل میں اور ڈالروں کی شکل میں اور ینز YENS کی شکل میں اور کرونا ز KRONAS کی شکل میں اور پیسیتاز PASETAS کی شکل میں دیکھ رہی ہے اور ان پر مختلف تصویریں دیکھتی ہے۔ کہیں اشتراکیت کے نشان اس میں نظر آتے ہیں۔ کہیں درانتی۔ کہیں ہتھوڑے۔ کہیں بادشاہوں کی تصویریں۔ کہیں جارج واشنگٹن کی شبیہ ان کو دکھائی دیتی ہے۔ کہیں قائد اعظم کی تصویر بھی وہ اس پر دیکھتے ہیں۔ مگر ایک عارف باللہ اس روپے میں سوائے اپنے ربّ کے اور کوئی تصویر نہیں دیکھتا۔ اللہ کی تصویر ہے۔

باقی صـ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۔ امان ۱۳۶۹ ہش ۳، مارچ ۱۹۹۰ء

خدمت کی ضرورت

زندگی میں ــ اگر اللہ تعالےٰ عطا کرے ــ تو دو زمانے ایسے آتے ہیں جب انسان کو اس بات کی ضرورت پیش آتی ہے کہ کوئی اس کی خدمت کرے۔ ایک بچپن اور دوسرا بڑھاپا۔ بچپن میں تو اللہ تعالےٰ نے اپنی محبت کے پرتو کے نتیجہ میں والدین میں ایسا جذبہ رکھ دیا ہے کہ چاہے کچھ ہی ہو وہ اپنے بچے کی خدمت کرتے ہیں۔ بچہ خوبصورت ہو یا بدصورت۔ صحت مند ہو یا علیل۔ چڑچڑا ہو یا اچھی طبیعت والا، والدین اس کی خدمت کرتے ہیں۔ اپنا آرام اس کے لئے قربان کرتے ہیں اور اسے آرام پہنچاتے ہیں۔ آپ دُکھ برداشت کرتے ہیں اور اسے سُکھ دیتے ہیں۔ آپ بھوکے رہتے ہیں اور اسے کھلاتے ہیں۔ ماں خود گیلے بستر پر سو جائے گی اور اسے خشک بستر پر سلائے گی۔ غرضیکہ ہر ممکن طریق سے اور بغیر کسی تکلف کے اپنے بچے کی خدمت کی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے یہ جذبہ رکھ اس لئے دیا ہے کہ اس کے بغیر بچے کی زندگی کا تسلسل قائم نہیں رہ سکتا۔ انسان کا بچہ تو پیدائش کے معاً بعد سے خاصی دیر تک از خود کچھ بھی نہیں کرسکتا۔ اس کے لئے سب کچھ دوسروں کو کرنا پڑتا ہے اور وہ دوسرے ماں باپ ہی ہوتے ہیں۔

دوسرا زمانہ جس میں دوسروں کی خدمت کی ضرورت پڑتی ہے۔ بڑھاپا ہے۔ چونکہ بڑھاپا بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ بچپن یعنی از خود اپنے کام کرنا کوئی آسان نہیں ہوتا۔ انسان کسی نہ کسی حد تک دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے اور کچھ نہیں تو تھوڑی بہت خدمت کی تو اسے ضرورت رہتی ہے۔ یہاں بچوں کا فرض ہے کہ اپنے بوڑھے والدین کی خدمت کریں، ان کی دیکھ بھال کریں۔ ان کی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کریں۔ اولاد اگر اپنے بچپن کو یاد کرے تو یقیناً وہ لحہ لحہ اپنے بوڑھے والدین کی خدمت پر آمادہ رہے۔ لیکن بعض بوڑھے ماں باپ اس نعمت سے پوری طرح حصہ نہیں پاتے۔ ان کی اولاد یا تو ان کا خیال نہیں رکھتی۔ یا خیال رکھتی ہے تو اس طرح جس طرح وہ خود چاہتے ہیں نہ اس طرح کہ جس طرح والدین کو ضرورت ہے۔ یہ کوئی اچھی بات تو نہیں۔ جوان اولاد کو اپنے بوڑھے والدین کی خدمت ضرور کرنی چاہیئے۔

کیا کریں اور کس طرف جائیں یہ بوڑھے والدین
زندگی کا لمحہ لمحہ کیوں بنا ہے تلخ تر
ہو اگر اولاد کے دِل میں محبت کی اساس
ان کی خِدمت کو بنالیں زندگی کا راہبر

ــــــ ابوالاقبال

تم دیکھتے ہو خنجر و تیر و سناں کی سمت
تکتے رہیں گے ہم تو فقط آسماں کی سمت

آڑے نہ آسکے گا کوئی اپنی راہ میں
سب لوگ سب کی سمت ہیں، ہم پاسباں کی سمت

خلقِ خدا نے خوب کیا ہم کو چھوڑ کر
ہم دل سے ہوگئے ہیں بس اِک مہرباں کی سمت

مانو نہ مانو بات ہماری یہ جان لو
جاتے نہیں خیال کسی بدگماں کی سمت

ہر سمت رکھ دئیے ہیں چراغ اِک قطار میں
لے جارہی ہیں اِنکی لوئیں آستاں کی سمت

تم بھی کبھی تو کھل کے کرو بات میری طرح
تم بھی کبھی تو ٹوٹ کے آؤ مکاں کی سمت

کس بل پہ جن کو ناز ہے نازاں رہیں نسیمؔ
ہم جانتے ہیں کون ہے ہر ناتواں کی سمت

نسیمؔ سیفی

تحریکِ جدید کے وعدے

مسابقت الی الخیرات کا ثواب حاصل کریں

تحریک جدید کے نئے سال (چھپنویں سال) کا اعلان ہو چکا ہے۔ مخلصین جماعت انفرادی اور جماعتی سطح پر مسابقت الی الخیرات کے جذبہ سے اپنی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ ایسے خوش نصیب افراد کے اسماء پر مشتمل پہلی فہرست بغرض دعا حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں پیش کی جاچکی ہے۔ امسال وعدوں کو پیش کرنے کا مسئلہ بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے یہ نئی صدی کا پہلا سال ہے اور گذشتہ سالوں کی نسبت بہت وسیع و عریض کام ہے۔ جس کی ذمہ داری باحسن طریق ہم نے ادا کرنی ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے اور اُس کے حضور عاجزانہ دعائیں کرتے ہوئے نمایاں اضافہ کے ساتھ مسابقت الی الخیرات کے جذبہ کے تحت وعدہ جات مرکز میں بھجوانے کا کام جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش فرمائی جائے۔ جملہ افراد جماعت (بشمول بچگان و مستورات) سے اِسم وار وعدے لئے جائیں۔ مخیر دوستوں کو معاونین خصوصی میں شمولیت کی دعوت دی جائے۔ وفات شدہ بزرگوں کی طرف سے بھی وعدے پیش کئے جائیں تا آنکہ ہر جماعت کی قربانی گذشتہ سال کی قربانی سے کم از کم دس فیصد اضافہ کی حامل ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

وکیل المال اوّل۔ تحریک جدید۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

خوف کی نئی لہر

مائیکل فیلڈ اپنے ایک مضمون میں جس کا عنوان ہے "اسلامی دنیا میں خوف کی ایک نئی لہر" اور جو فرنٹیئر پوسٹ ۲۰ جنوری ۱۹۹۰ء میں شائع ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ مساجد کی تعمیر، نماز کی ادائیگی کے ٹیلی ویژن پر مناظر اور جتنا مذہب اس وقت سکولوں میں پڑھایا جا رہا ہے اس سے زیادہ کا مطالبہ ساری اسلامی دنیا میں دکھائی دے رہا ہے اور یہ ان لوگوں کی طرف سے ہے جنہیں وہ MILITANT اسلام کے پیروکار کہتے ہیں۔ اب درمیانہ درجے کے لوگ خاص طور پر الجیریا یا تیونس جہاں ایک لمبے عرصے سے سیکولر روایات جاری ہیں۔ تعجب سے یہ سوچتے ہیں کہ مساجد کی تعمیر کے بعد کیا ہوگا۔ کیا سختی کے ساتھ قرآنی قانون کو نافذ کیا جائے گا۔ عورتوں کی چالیس سالہ جدوجہد میں حاصل کی گئی آزادیوں کو ختم کر دیا جائے گا۔ کیا شراب پر پابندی لگے گی۔ یا سود کی ممانعت ہو جائے گی۔ یہ سوالات اس لئے خاص طور پر دلوں میں خوف پیدا کرتے ہیں کہ اب الجیریا کے اسلامی رہنما نے کہا ہے کہ عورت صرف تین مواقع پر گھر سے باہر ہو سکتی ہے۔ ایک موقعہ تو اس کی پیدائش کا ہے۔ دوسرا شادی کا تیسرا جب اسے تدفین کے لئے قبرستان لے جایا جا رہا ہو۔

مغرب میں اس قسم کی اسلامی نشاۃ ثانیہ لوگوں کے لئے خوف کا باعث بنی ہوئی ہے۔ وہ سلمان رشدی کے خلاف آیت اللہ خمینی کا موت کا فتویٰ پیش کرتے ہیں۔ اور اسی طرح صدر سادات کی ہلاکت کا معاملہ اور اسلامی انقلاب پسندوں کی طرف سے مختلف جگہوں پر بم پھینکنے کی بات کرتے ہیں۔ ان باتوں سے مشرق وسطیٰ کے ہر ملک کے دارالخلافہ کے لوگوں کو دہشت زدہ کر دیا ہے۔

سیاسی اسلام کا چہرہ ایک اور طرح بھی دیکھا جا سکتا ہے اور وہ ہے مختلف قسم کے دباؤ کے تضادات۔ بہت سے تعلیم یافتہ عرب یہ سمجھتے ہیں کہ تبدیلیوں کی روح معاشی اور سیاسی انتظام کو میانہ روی کی دعوت دے گی جیسا کہ مشرقی یورپ میں ہوا ہے۔ عربوں نے کمیونسٹ دنیا میں ہونے والے واقعات کا تعجب سے مطالعہ کیا ہے کمیونسٹ مملکتوں کی طرح عرب دنیا بھی اپنے حکومتی نظام میں کوئی اچھی مثال نہیں۔ انہیں انسانی حقوق کا کوئی خیال نہیں۔ وہ بغیر عدالت میں پیش کئے لوگوں کو قید میں ڈال دیتے ہیں۔ اور قید میں ایذا رسانی ایک معمول کی بات ہے۔ بعض اوقات یہ ایذا رسانی انتہائی تکلیف دہ صورت اختیار کر لیتی ہے جیسا کہ شام عراق اور لیبیا اپنے مخالفوں کو موت کے گھاٹ اتارتے ہیں۔ عرب حکومتوں نے اپنے لوگوں کو بلاوجہ جنگ میں ملوث کر دیا ہے۔ جیسے ۱۹۸۰ء میں عراق نے ایران پر حملہ کیا تھا۔ یہ ساری مملکتیں کرپٹ (CORRUPT) ہیں۔ صرف کویت ہی کو ان میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت کرنے والوں اور جن پر حکومت کی جا رہی ہے ان کے درمیان ایک بہت بڑی خلیج واقع ہے۔ ۱۹۵۰ء اور ۱۹۶۰ء کے انقلابی لوگ جیسا کہ مصر کے ناصر اور الجیریا کے بن بیلا کے متعلق یہ سمجھا جاتا تھا کہ وہ عوام الناس کی خواہشات کے نمائندے ہیں اگرچہ ان کی کارگزاریوں کو غلط فیصلوں کا نتیجہ کہا جا سکتا تھا۔ لیکن اب یہ بات نہیں ہے اب جہاں یہ حالات پائے جاتے ہیں وہاں ان کے عوامل کا تجزیہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ معاشی بدحالی اس کی ایک وجہ ہے ۱۹۷۰ اور ۱۹۸۰ کے دہاکے میں عرب ممالک نے اپنی آمد سے کہیں زیادہ خرچ کرنے کا ڈھنگ اختیار کر لیا۔ خلیج کے ممالک کے پاس تیل کی دولت آگئی۔ اور ان کی چھوٹی چھوٹی آبادیوں نے اس سے خوب خوب فائدہ اٹھایا باقی بعض عرب ممالک نے بعض دوسری چھوٹی چھوٹی باتوں سے مثال کے طور پر امیر ملکوں میں کام کرنے والوں کی بھیجی ہوئی رقوم سے اپنی زندگی کو بہتر بنا لیا ان سب نے بڑی بڑی عمارتیں کھڑی کرنی شروع کر دیں اور بہت سی ملازمتیں ایسے لوگوں کو مہیا کر دیں جو ابھی سکول سے فارغ ہی ہوئے تھے اور ان کی خوراک اور ایندھن کے سلسلے میں بھی خاصی مدد دینی شروع کر دی۔ کہا جا سکتا ہے کہ یہ سکیمیں انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ نے اپنے قرض واپس لینے کے لئے چلائی تھیں۔

سیاست بھی ان حالات میں ایک بہت بڑا کردار ادا کرتی ہے۔ جب لوگوں سے یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ ان کے ملک تقریباً دیوالیہ ہو گئے ہیں اور قیمتیں بڑھنے والی ہیں تو لوگوں کا اپنی حکومتوں پر سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ گذشتہ سال اپریل میں اردن کے اس حصے میں حالات خراب ہوئے جو سب سے زیادہ وفادار سمجھا جاتا ہے۔ جب سے صدر بن علی نے تیونس میں بورقیبہ کی حکومت کا تختہ الٹا ہے (۱۹۸۷ء) بہت سی تبدیلیاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ اگرچہ یہ تبدیلیاں فی الحال چھوٹی چھوٹی ہیں انہوں نے جتنے اسلامی سیاست دان قید میں تھے ان کو رہا کر دیا اور اس کا پہلا اور اہم نتیجہ یہ نکلا کہ حفاظتی فوجوں اور عوام میں جو گلی کوچوں میں جنگ جاری تھی وہ بند ہو گئی۔ بن علی نے وزراء کو یہ رعایت بھی دی ہے کہ وہ جمعہ کے دن جمعے کی نماز کے اوقات میں چھٹی کر لیں اور جمعہ پڑھیں وہ اپنی حکومت کے کاروبار میں اسلامی رہنماؤں کو آہستہ آہستہ شامل کر رہے ہیں سب سے اہم تبدیلی جو موجودہ حالات کے پیش نظر سامنے آتی ہے وہ گذشتہ نومبر میں اردن میں اسمبلی کے انتخابات ہیں۔ اس سے پہلے ایسے انتخابات ۱۹۶۶ء میں ہوئے تھے۔ اگرچہ یہ انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر ہوئے تھے لیکن منتخب ہونے والے اراکین نے اپنے آپ کو گروہوں میں تقسیم کر لیا اور پارلیمنٹ کی تقریباً آدھی نشستیں اسلامی اراکین نے حاصل کیں۔ انتخابات کے نتائج سے شاہ حسین کو بڑی مایوسی ہوئی لیکن ان کی اس جراءت کی داد دینا پڑتی ہے کہ انتخابات ہو جانے کے بعد انہوں نے انہیں تسلیم کر لیا اور اپنے نئے وزیر اعظم کو حکومت بنانے کے لئے مسلم اخوان المسلمین سے ہمدردی رکھنے والوں کو بھی شامل کرنے کی اجازت دے دی۔ اسی مہینے مارشل لاء بھی اٹھا لیا گیا جس کی وجہ سے عدلیہ کو بہت سی آزادی مل گئی اور حفاظتی افواج پر بہت سی پابندیاں لگ گئیں۔

عام حالات کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ شاہ حسین جمہوری طریقوں کے مطابق حکومت کرنا چاہتے ہیں۔ نتائج چاہے کچھ ہی ہوں۔ ایک سوال ضرور سامنے آتا ہے کہ اسلامی ملکوں میں اگر جمہوریت کو پھلنے پھولنے دیا جائے تو کیا اسے اسلامی جمہوریت کہہ سکیں گے سیاسی تحریکوں کے لئے اسلام کا نام لینا تو قابل فہم ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جب سے (۱۹۴۸ء سے) اسرائیل وجود میں آیا ہے عربوں کو اپنی ناکامی کا احساس بڑھتا چلا گیا ہے اور یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ان کی حکومتیں بھی سخت سے سخت تر ہوتی گئی ہیں۔ گذشتہ صدی سے یہ احساس بھی بڑھتا رہا ہے کہ جوں جوں ان کا تعلق مغرب سے بڑھا ان کا اپنا معاشرہ خراب سے خراب تر ہوتا گیا اور یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اس کا ردعمل یوں ظاہر کیا کہ ہر ایسے خیال کو جو ان ممالک سے در آمد ہو مسترد کر دیا۔ ان میں سوشلزم اور کیپٹل ازم جس کے ساتھ کوئی شرائط وابستہ نہ ہوں بھی شامل ہیں۔ اور وہ اپنی فلاسفی کے لئے اپنی جڑوں کی طرف دیکھنے لگے اور ایسا کرتے ہوئے انہیں محسوس ہوا کہ ان کا مذہب صرف مذہب نہیں ہے بلکہ زندگی کے تمام شعبوں کے لئے ایک ضابطہ عمل بھی ہے۔ اگرچہ اسلامی دنیا میں سیاسی تحریکیں اور پارٹیاں بھی موجود ہیں۔ لیکن ان کے پاس کوئی معین پروگرام نہیں ہے۔ جس طرح کہ کمیونسٹ دنیا میں کسی نہ کسی حد تک پروگرام موجود ہوتے تھے۔ اسلام کو تمام ناپسندیدہ باتوں سے حفاظت حاصل کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مختلف علاقوں اور گروہوں میں اس کی ہیئت مختلف ہو جاتی ہے۔ جو لوگ خوشحال ہیں۔ سنجیدہ ہیں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں بے شک نوجوان ہی کیوں نہ ہوں خاص طور پر وہ جنہوں نے مغرب کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کی ہے آہستہ آہستہ اور خاموشی کے ساتھ وہ بھی اسلام کی طرف لوٹ آئے ہیں۔ وہ مغربی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذرائع کے اثرات سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں کیونکہ اسلامی معاشرے میں خاندانی روایات کی بڑی اہمیت ہے جب کہ مغرب میں ان کا فقدان ہے۔

مائیکل فیلڈ کہتے ہیں کہ عربوں نے ایک دو انقلابات جو دیکھے ہیں ان کے پیش نظر اب وہ کسی انقلاب کا خیال تک دل میں نہیں لا سکتے۔ سوائے اس کے کہ کسی جگہ بنیاد پرست روٹی کا نعرہ لگا کر کسی حکومت کا تختہ الٹ دیں۔ بہت سے لوگ ایسی حکومت چاہیں گے جو موجودہ بندھنوں سے آزاد ہو۔ بے شک اسے اسلامی نہ کہا جا سکے۔

یہ بات خاص طور پر قابل غور ہے کہ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ ابوظہبی دوبئی اور سعودی عرب میں جدّہ جیسی جگہیں زیادہ پسندیدہ اور قابل تعریف ہیں کیوں کہ یہاں پر خاصی آزادی پائی جاتی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ عرب لوگ مغرب کے سیاسی اداروں کی پیروی کرنا چاہتے ہیں نہ یہ ہے کہ ایسے لوگ اپنے مذہب سے بالکل پرے ہٹ جانا چاہتے ہیں مغربی نظام کی نقل کرنا اس لئے بعض حلقوں میں ناپسندیدہ ہے کہ یہ ماضی میں ناکام رہا ہے۔

مائیکل فیلڈ صدر انور سادات کے ایک وزیر منصور حسن جو صدارتی امور کے وزیر تھے کا یہ فقرہ پیش کرتے ہیں "اسلام یہاں کے لوگوں کی زندگی میں رچا بسا ہے اور یہاں کے معاشرے میں بھی۔ حکومت جس طرز سے بھی چلائی جائے گی اس میں اسلام کا دخل ضرور ہو گا۔" مائیکل فیلڈ نے جو تجزیہ کیا ہے وہ بہت حد تک علمی طبقے کی سوچ کا حامل ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ قوموں میں انقلاب لانے والے چند ایک ہی ہوتے ہیں جو آگے آتے ہیں اور قوم کو اپنے پیچھے چلانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس وقت دنیا کے کئی حصے ایک نئی طرز حکومت کی تلاش میں ہیں۔ پرانی طرز حکومت کو خیر باد کہا جا رہا ہے۔ اور نئے راستوں کی تلاش کی جا رہی ہے۔ جہاں جہاں انتشار پایا جاتا ہے۔ وہاں اس بات کی علامتیں سامنے آ رہی ہیں کہ دراصل وہ لوگ اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے نئے راستے تلاش کر رہے ہیں۔ معاشرے کے لئے بھی اور طرزِ حکومت کے لئے بھی۔

منشیات کی روک تھام

پاکستان نارکوٹکس کنٹرول بورڈ کے چیئرمین مسٹر کلیم دل خان نے امریکہ روانگی سے قبل کہا کہ ہم نے خدا کے فضل سے منشیات کی روک تھام کے سلسلے میں خاصی کامیابی حاصل کر لی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ چند سالوں میں اس کا مکمل خاتمہ کر دیا جائے گا۔ خان صاحب موصوف اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ایک خاص اجلاس کے لئے پاکستان کے نمائندہ کے طور پر امریکہ گئے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ انٹرپول (عالمی پولیس) نے اپنی رپورٹ میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ پاکستان مشرق بعید اور جنوب مشرقی ایشیا میں دوسرا ایسا ملک ہے۔ جس نے حتمی طور ایسے اقدامات کئے ہیں جو منشیات کے خطرے کو کم کرنے والے ہیں اور کہ پاکستان کی اس سلسلے میں ترقی نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ خان صاحب موصوف نے کہا کہ وہ اقوام متحدہ کے اس اجلاس میں پاکستان کو دی جانے والی ایک سو ملین روپے کی گرانٹ کے متعلق گفتگو کریں گے۔ یہ رقم پاکستان کیلئے مختص کی گئی ہے تاکہ منشیات کے مریضوں کو دوبارہ معاشرے میں واپس لایا جائے۔ منشیات کی روک تھام کی جائے اور اسکے لئے کارکنوں کو تربیت دی جائے اقوام متحدہ کے اس کمشن نے جو ناجائز منشیات کے سلسلے میں وی آنا میں منعقد ہوئی تھی (وہ اسکا گیارہواں اجلاس تھا) وہاں یہ رقم مختص کی تھی۔ اس اجلاس میں دنیا بھر میں منشیات کے خام اجزاء کے خاتمے کا ریزولیوشن پیش کیا گیا تھا۔ مغربی ممالک جو اس لعنت سے خاص طور پر متاثر ہو رہے ہیں، نے اس ریزولیوشن کی حمائت کی تھی خان صاحب موصوف نے کہا کہ اس سلسلے میں پاکستان کو مزید رقم کی ضرورت ہے کیونکہ افغانستان سے بہت سی ہیروئن سمگل کی جا رہی ہے۔ گدون، امبرئی، مالاکنڈ اور دیر کے علاقے میں جہاں پوست کاشت کی جاتی ہے وہاں خاصی حد تک پوست کی کاشت کو کنٹرول کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۸۹ء میں پوست کی کاشت ۲۳۰ میٹرک ٹن ۱۹۸۸ء سے کم ہو کر ۱۳۰ میٹرک ٹن رہ گئی ہے ۱۹۹۰ء میں اس سے بھی زیادہ کمی کے امکانات ہیں رضا کارانہ طور پر پوست کی فصلوں کو تباہ کر دیا ہے۔ اسکے علاوہ چیکنگ بھی پہلے کی نسبت خاصی زیادہ کر دی گئی ہے جسکی وجہ سے اس دھندے میں ملوث لوگ بہت حد تک مایوس ہو گئے ہیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت نے پوست کی بجائے دوسری فصلیں اگانے کے بھی انتظامات کئے ہیں اور لوگوں کو یہ بتایا ہے کہ وہ ایسا کرنے سے زیادہ باعزت زندگی گذار سکتے ہیں۔ حکومت پوست اگانے والوں کی اس سلسلے میں راہنمائی کرتی ہے اور وہ دوسری فصلیں اگانے میں دلچسپی لینے لگتے ہیں۔

اجلاس کے متعلق انہوں نے کہا کہ وی آنا میں بھارت نے ایک ریزولیوشن پیش کیا تھا جسمیں کہا گیا تھا کہ پوست کے ذخیرے اقوام متحدہ خریدلے۔ لیکن پاکستان نے اس امر کو مناسب نہ سمجھ کر اسکی مخالفت کی چنانچہ ریزولیوشن پاس نہ ہو سکا۔

برطانیہ میں ملازمت

بیرونی ممالک سے آمدہ لوگوں کو برطانیہ میں ملازمتیں مہیا کرنے کے لئے ایمپلائمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے ایک کتابچہ شائع کیا ہے جس کا نام ہے (WHAT IS POSITIVE ACTION) "مثبت عمل کیا ہے"؟ یہ ریس ریلیشنز ایمپلائمنٹ ایڈوائزری سروس، جسے آر۔ آر۔ ای۔ اے ایس کہتے ہیں کی طرف سے شائع کیا گیا اور اسمیں خاص طور پر آجر کو یہ بتایا گیا ہے کہ انہیں مختلف ممالک سے آنے والے ملازمت کے خواہشمند لوگوں کو کس طرح ملازمتیں مہیا کرنی چاہئیں اور وقت کے ساتھ ساتھ انہیں ترقی دی جانی چاہیئے یہ کتابچہ دراصل ایمپلائمنٹ ایکٹ ۱۹۸۹ء کو سامنے رکھتے ہوئے لکھا گیا ہے۔ یہ ایکٹ ۱۶ جنوری ۱۹۸۹ء کو لاگو ہوا تھا۔ اور اسکے ذریعے ریس ریلیشنز ایکٹ ۱۹۷۶ء میں ضروری ترمیمات کی گئی تھیں ان ترمیمات کا مقصد یہ تھا کہ آجر ملازم رکھنے والوں کو ملازمت کے بعد کس طرح تربیت دے کر ان ملازمتوں کے زیادہ قابل بنائیں اور دوسرے کام کرنے والوں کے ساتھ گھل مل کر کام کرنے کی تربیت دیں۔ اس کتابچے پر تبصرہ کرتے ہوئے ایمپلائمنٹ انڈر سیکرٹری پیٹری نکولس (NICHOLLS) نے بتایا کہ حکومت چاہتی ہے کہ نسلی امتیاز کا کوئی واقعہ نہ ہو اور خاص طور پر آجر اور اجیر کے درمیان تو ایسی بات ہونی ہی نہیں چاہیئے۔ اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ آجر اس سلسلے میں بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ آجروں کو یہ بھی بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اس سے صرف اجیر ہی کا فائدہ نہیں ہے۔ آجر کیلئے بھی اپنی تجارت کو بہتر بنانے کیلئے اس بات کی ضرورت ہے گذشتہ دسمبر اس محکمے نے اس بات پر غور کیا کہ وقت کے ساتھ ساتھ یہ مسئلہ گھمبیر ہوتا جا رہا ہے اور ملک کے بدلتے ہوئے قوانین کے ساتھ آجر کو لازم ہے کہ اپنے آپ کو ایڈجسٹ کرے یہ بھی کہا گیا ہے کہ چونکہ نوجوان (یہاں مراد انگریز نوجوان ہے) تجارتوں میں ملازمت حاصل کرنے سے کتراتے ہیں اسلئے لازمی طور پر بیرونی ممالک سے آنے والے لوگوں خاص طور پر عورتوں اور معذور لوگوں کو ملازمت دی جانی چاہیئے۔

ایک تجربہ کاونٹری سٹی کونسل نے کیا ہے اور وہ تجربہ یہ ہے کہ ملازمت حاصل کرنے والوں، ان کی صلاحیتوں اور ملازمت کی کیفیت کو کمپیوٹرائزڈ کر کے آجروں اور ملازمت حاصل کرنے والوں کی مدد کی جاتی ہے۔ اس کتابچے میں اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ دوسرے علاقے بھی اگر ایسا ہی کریں تو آجر کو بھی آسانی سے ملازم مل جائے گا اور ملازمت کرنیوالے کو بھی بغیر کسی دقت کے اسکا آجر مل سکے گا۔ حکومت اس سلسلے میں تجارت کرنے والوں کی یوں بھی مدد کرتی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی تجارت کو بڑھانا چاہے تو حکومت سے مدد حاصل کر سکتا ہے سکول کی تعلیم مکمل کرنے والے نوجوانوں کے لئے بھی ملازمت کے سلسلے وسیع کئے جا رہے ہیں۔ اور اسے "ایکشن فار سکلز" پروگرام کا نام دیا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ اسکے ذریعے ملک بھر میں زیادہ نوجوانوں کو ملازمتیں مل سکی ہیں اور تاجروں کو بھی خاصی آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں کتابچے میں کہا گیا ہے کہ تعلیم سے فارغ ہونے والوں کی خصوصی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیئے انہیں تربیت دے کر مختلف ملازمتوں کے قابل بنانے سے دونوں کو فائدہ ہو گا۔ آجر کہتے ہیں کہ ان سکیموں کے بعد ہمارا مستقبل زیادہ محفوظ ہو گیا ہے اور ہم بہتر طریق پر ملازم حاصل کر سکتے ہیں۔

● جملہ خدام اور احباب جماعت یہ امر نوٹ فرمالیں کہ آئندہ خط و کتابت کرتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بجائے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان لکھا جائے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلوماتِ عامہ

○ دریائے نیل میں سب سے کم پانی مئی کے مہینے میں ہوتا ہے لیکن جولائی تک ۵ ۲ فی صد اونچا ہو جاتا ہے اور یہ سلسلہ اکتوبر تک چلتا ہے۔ جس زمانے میں دریا کی اونچائی زیادہ ہوتی ہے اس کے آس پاس کے میدانوں میں اس کا پانی اپنی کیچڑ چھوڑ جاتا ہے یہ بات ہزاروں سال تک لوگوں کے لئے معمہ بنی رہی کہ ہر سال اتنی باقاعدگی سے ایسا کیوں ہوتا ہے کیونکہ مصر میں بارشیں بھی نہیں ہوتیں۔ آخر کار ۱۹ ویں صدی کے آخر میں اس کی وجہ دریافت ہو گئی۔ دریائے نیل دنیا کا طویل ترین دریا ہے۔ اس کی لمبائی چار ہزار میل سے بھی زیادہ ہے اور شمال مشرقی افریقہ میں جنوب سے چل کر شمال تک سوڈان اور مصر کے علاقوں سے گزرتا ہے۔ ہر سال کے سیلاب میں دریائے نیل کے کناروں کو کیچڑ بھری وادیوں میں ڈھال دیا ہے۔ اور ہزاروں سال سے لوگ اس کے کناروں پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ دریائے نیل کے دو واضح حصے ہیں۔ یعنی ایک سفید نیل اور دوسرا نیلا نیل۔ سفید نیل یوگنڈا سے وکٹوریہ جھیل سے نکلتا ہے اور سارا سال اس کا تقریباً ایک سا بہاؤ رہتا ہے۔ اپریل اور مئی کے زمانے میں جب دریا کے جنوبی حصے میں پانی نیچے رہتا ہے تو ۸۰ فی صد پانی سفید نیل کا ہوتا ہے۔ لہذا دریا کے سیلاب کی وجہ سفید نیل نہیں ہے۔ البتہ نیلا نیل ایتھوپیا کے پہاڑوں سے نکلتا ہے۔ وہاں پہاڑوں میں سخت بارشیں ہوتی ہیں اور خوب برف باری رہتی ہے۔ جب بارش کا پانی اور برف پگھل کر نیچے آتی ہے تو دریا میں پانی بڑھ جاتا ہے۔

○ ہر شخص نیند میں خراٹے نہیں لیتا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ دنیا میں ہر آٹھواں انسان باقاعدہ خراٹے لیتا ہے اور خراٹوں کی آواز ۴۰ سے لیکر ۷۰ ڈیسی بل تک ریکارڈ کی گئی ہے۔ خراٹوں کا مسئلہ ہمیشہ سے ماہرین کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج رہا ہے۔ اور مختلف ادوار میں اس کی مختلف توضیحات ہوتی رہی ہیں۔ ابھی کچھ عرصہ ہوا یہ تحقیق بھی سامنے آئی تھی کہ خراٹہ ایک لاشعوری عمل ہے اور انسان کی ماضی بعید کی یادگار ہے۔ یعنی جب ہمارے آباؤ اجداد جنگلوں میں رہا کرتے تھے تو جانوروں کو ڈرانے بھگانے کے لئے نیند کے دوران بھی ان کی ناک اور گلے سے غراہٹ کی آواز پیدا ہوتی رہتی تھی اور نسل در نسل یہ سلسلہ چلتا ہوا ہم تک آن پہنچا ہے۔ آج اگرچہ ہم جنگلوں کے باسی نہیں ہیں اور شہروں کی مہذب زندگی گزار رہے ہیں اور جن وحشی جانوروں کے خوف سے ہم خراٹے لیا کرتے تھے انہیں ہم نے یا تو ختم کر ڈالا ہے یا چڑیا گھر اور سرکس کی زینت بنا دیا ہے جہاں وہ ہمارے اشارے کے غلام ہیں۔ لیکن ہمارے نظام میں جسم میں خونخوار جانوروں کی مدافعت کا جو سلسلہ پیدا ہو گیا تھا وہ ہزاروں لاکھوں برس کے بعد بھی ابھی تک موجود ہے اور خراٹوں کی شکل میں اب بھی ظاہر ہو رہا ہے لیکن یہ اس مسئلے کا صرف ایک پہلو ہے۔ ایک تشریح ہے طبی ماہرین اس سے مطمئن نہیں ہیں کیونکہ اس نظریئے کی بنیاد قیاس پر ہے علم الابدان اور جدید طب کے ماہرین جو کچھ اب تک معلوم کر پائے ہیں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ خراٹا نرم تالو کی تھرتھراہٹ سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تالو کا یہ حصہ ڈھیلا پڑ جاتا ہے تو سانس کی آمد و رفت اس میں تھرتھراہٹ پیدا کر دیتی ہے اس کے ڈھیلے پڑنے کی وجوہات بہت سی ہو سکتی ہیں مثلاً کام کی زیادتی۔ تھکن۔ سگرٹ نوشی۔ شراب نوشی اور پیٹو پن یعنی بہت زیادہ کھانا۔ خراٹا اسی وقت آتا ہے جب منہ سے سانس لیا جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ منہ سے سانس لینے والا ہر شخص خراٹے لیتا ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ خراٹہ لینے والا ہر شخص منہ سے سانس لیتا ہے۔ اگر ناک میں کوئی سوزش وغیرہ ہو تو ظاہر ہے کہ منہ سے سانس لینا پڑے گا چنانچہ خراٹوں کا ایک علاج تو یہ ہے کہ ناک کی تکلیف دور کی جائے یا کوئی ایسی صورت پیدا کی جائے کہ سانس منہ سے لینا نہ پڑے کسی صورت میں بھی۔ اور اگر یہ ترکیب کامیاب نہ ہو تو سیدھے لیٹنے کی بجائے پہلو کے بل لیٹنے کی عادت ڈالنی چاہیئے اس سے خراٹوں میں بہت افاقہ ہوتا ہے اور پرانے لوگ تو اب بھی خراٹوں سے بچنے کا ایک نسخہ استعمال کرتے ہیں جو بہت کامیاب بھی ہے۔ یعنی وہ اپنے پاجامے کی پشت میں کوئی پتھر یا کوئی سخت چیز مستقل طور پر سی لیتے ہیں۔ چنانچہ نیند میں جب بھی وہ سیدھے ہوتے ہیں تو وہ پتھر چبھتا ہے اور یہ صاحب پھر کروٹ بدل لیتے ہیں اور اس طرح خراٹوں سے بچت رہتی ہے۔

○ اٹلی میں پمپئی کا مقام دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ حیران کرنے والی بات یہ ہے کہ یہ شہر دو ہزار سال پرانا ہے اور دنیا کا ایسا شہر ہے جس کی عمارتیں آج تک برقرار ہیں۔ اب آپ سوچیں گے کہ ایسا کیونکر ممکن ہے۔ تو صاحب سنیئے۔ ۲۴ اگست ۷۹ء میں اٹلی کے جنوب میں ماؤنٹ ویسوویس آتش فشاں کے پھٹنے سے جو لاوا نکلا اس نے قریب کے دو شہروں کو بالکل دفن کر دیا شہر ہارکولینیم جو صرف دو میل کے فاصلے پر تھا لاوے میں بری طرح دھنس گیا اور پمپئی شہر جو اس سے ذرا آگے تھا اس پر خشک راکھ اور چھوٹے چھوٹے کنکروں کی ایسی بوچھاڑ ہوئی کہ وہ ان کی انیس بیس فٹ کی موٹی تہہ کے نیچے دب کر رہ گیا اور اس کے بعد جب اس موٹی تہہ پر پانی برسا تو پلاسٹر آف پیرس کی طرح خشک ہو کر جم گیا۔ اور اس خول نے اندر عمارتوں اور مختلف چیزوں کا ایک سانچا بنا لیا۔ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ یہ دونوں شہر حیران کن طریقوں سے زمین کے اندر دھنس کر محفوظ ہو گئے۔ اب دلچسپ بات یہ ہے کہ جو لوگ اس زلزلے کی زد سے بچ کر نکل گئے تھے ظاہر ہے اپنے لٹے ہوئے گھروں کو دیکھنا چاہتے تھے چنانچہ وہاں جا کر انہوں نے سرنگیں کھود دیں اور کافی حد تک قیمتی چیزیں برآمد کر لیں بلکہ عمارتوں پر جو قیمتی پتھر جڑے تھے وہ اکھاڑ لئے۔ پھر برسوں تک ان دو مدفون شہروں کو دنیا بھولی رہی لیکن ۱۵۹۴ء میں ان علاقوں میں زمین دوز نالوں کی کھدائی کا کام شروع ہوا اور اسی دوران وہاں کچھ آثار ملے لیکن کوئی خاص تحقیقات نہیں کی گئی۔ مگر ۱۷۶۳ء میں کہیں جا کر آثار قدیمہ والوں نے کھدائی شروع کی اور یہ کام آج تک جاری ہے اور ایک اور دلچسپ بات یہ کہ تقریباً آدھا شہر ابھی تک دفن ہے۔

مرتبہ:- منصور احمد مبشر

بزمِ ادب برطانیہ

پندرہ اور سولہ اگست ۱۹۸۹ء کو صد سالہ جشنِ تشکر کے سلسلہ میں لندن میں بعنوان "بزمِ ادب برطانیہ" محفل مشاعرہ کا انعقاد ہوا۔ اس دو روزہ بزمِ ادب میں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر لندن میں موجود احمدی شعراء نے نہائت قیمتی جذبوں سے سرشار کلام پیش کیا۔ ان کے کلام کی جھلکیاں قارئین الفضل کیلئے پیش خدمت ہیں۔ اس مشاعرے کی صدارت مکرم ثاقب زیروی صاحب نے فرمائی:-

جناب اکبر حمیدی صاحب

ہم تو خوشبو ہیں ہمارا راستہ روکے گا کون
کس بلندی تک یہ دیواریں اٹھا لیجائے گا

سجدۂ شوق پر ہے پابندی
ہم مسلسل قیام کرنے لگے

جناب مجید طاہر صاحب

چہچہاتے ہیں پرندے صبح اب آنے کو
ظلمتِ شب مر چکی پہلی کرن کے خوف سے

جناب ناظم غوری صاحب

جہاں ہوتی ہے ذبح بے گناہی
وہاں بھی خون پیمانوں میں آتا

جناب اسد لطیف صاحب

ہمارا کام محبت ہے اور محبت میں
نفع کا سوچنا سب سے بڑا خسارہ ہے

جناب سعود احمد خان صاحب

خاک کے پتلے ہیں ہم سب خاک میں مل جائینگے
کیوں لڑیں جب فیصلے کا دن مقدّر اور ہے

جناب ناصر دہلوی صاحب

چھیڑی کس نے یہ داستان حبش
یاد آئے بہت بلال ہمیں

جناب محمد افضل ترکی صاحب

جشنِ صدی بھی ہونگے سدا اس صدی کے بعد
ملتے رہیں گے اہل وفا اس صدی کے بعد
اے حسرتوں کی شام تجھے ہو یہ الوداع
آئے گی تیری یاد سدا اس صدی کے بعد

جناب راجہ نذیر احمد صاحب ظفر

عالم قدس میں ہے گرم خبر آج کی رات
اس طرف سے ہے محمدؐ کا گذر آج کی رات

جناب چوہدری غلام دستگیر صاحب

ہم نشیں میری پریشانی نہ پوچھ
دولتِ غم کی فراوانی نہ پوچھ
مکر سے الفت صداقت سے نفور
انحطاط نوع انسانی نہ پوچھ

جناب ظفر محمود صاحب

ابھی محفل میں شرافت کے امیں باقی ہیں
کیوں بچیں یہ انہیں بھی دیس نکالا دیدو

جناب مرغوب احمد خان صاحب

کبر انسان کو دیمک کی طرح کھاتا ہے
جو بھی کچھ روح میں تقویٰ ہو چلا جاتا ہے

مولوی عبدالکریم صاحب

داغ اس دامن سے دھوئے اس پہ جا کر رنگ گئے
عمر بھر ہم داغ ہائے معصیت دھویا کئے
کون جانے رازِ الفت کون جانے حالِ دل
جس پہ بیتی ہو وہی اس راز کو سمجھا کئے

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امۃ الباری ناصر

کام کی باتیں

ماں: آپ قرآنِ پاک کیوں پڑھتی ہیں؟

بچی: اس لئے کہ پھر آپ ناشتہ نہیں دیں گی......

ماں: آپ پڑھنے والے بچے اس جواب پر ہنس رہے ہوں گے۔ لیکن آپ کو بتاؤں میں بھی اس عمر میں ناشتے کے لئے قرآن شریف پڑھا کرتی تھی۔ مائیں اپنے بچوں میں پکی عادتیں ڈالنے کے لئے اس طرح کی باتیں کرتی ہیں۔

ہمیں یہ بھی کہا جاتا تھا کہ آپ اُلٹے ہاتھ سے جائے نماز سمیٹیں اور سیدھے ہاتھ سے قرآنِ پاک اٹھائیں۔ یعنی یہ دونوں کام ملے ہوئے ہوں نماز پڑھتے ہی قرآنِ پاک کی تلاوت کریں۔ مگر آپ تو ہم سے بہت زیادہ سمجھدار ہیں اس لئے ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ قرآنِ پاک کس طرح پڑھا جائے اور کیوں پڑھا جائے۔ حضرت فضل عمر فرماتے ہیں۔

" انسان روزانہ پڑھنے کے لئے قرآنِ کریم کا ایک حصہ مقرر کرلے کہ اتنا ہر روز پڑھا کروں گا۔ یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ کبھی قرآن شریف اٹھایا اور کسی قدر پڑھ لیا بلکہ باقاعدگی اور مقررہ اندازے سے پڑھنا چاہیئے۔ بے قاعدہ پڑھنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خدا تعالیٰ کو سب سے زیادہ وہ عبادت پسند ہے۔ کہ جس پر انسان دوام اختیار کرے اور جس میں ناغہ نہ ہونے دے کیونکہ ناغہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے شوق نہیں ہے اور شوق اور دلی محبت کے بغیر دلی صفائی نہیں ہوتی قرآنِ کریم کو سمجھ کر پڑھا جائے اور اس قدر جلدی جلدی نہ پڑھا جائے کہ مطلب ہی سمجھ میں نہ آئے اور قرآنِ کریم کا ادب بھی ملحوظ نہ رہے۔

جہاں تک ہو سکے قرآنِ کریم پڑھنے سے پہلے وضو کرلیا جائے گو میرے نزدیک بے وضو پڑھنا بھی ناجائز نہیں مگر مناسب یہی ہے کہ اثر اور ثواب کو زیادہ کرنے کے لئے وضو کرلیا جائے "۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی باتیں بتاتی ہیں۔ آپ نے بتایا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو بغیر اٹکے صاف صاف مہارت کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھتے ہیں ان کے ساتھ اللہ پاک معزز اور فرماں بردار فرشتے رکھتا ہے۔

کسی سے حسد کرنے سے ہمیشہ منع کیا جاتا ہے۔ بہت بُری بات ہے مگر ایک حسد کی اجازت ہے اور وہ ہے قرآنِ کریم پڑھنے میں کہ کوئی آگے نہ نکل جائے کسی کو ہم سے زیادہ آتا ہو تو کوشش کریں کہ ہم اس سے آگے بڑھ جائیں۔ کیونکہ قرآنِ پاک میں آگے بڑھنا اللہ پاک کو پسند ہے

قرآنِ پاک کو خوبصورتی سے پڑھنے اور اچھی آواز میں سمجھ آنے والے طریق سے پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔ اس کیلئے جو حدیث ہے اس کا ذہن میں نقشہ سا بن جاتا ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قرآن پڑھنے والے ہوں گے انہیں قیامت کے دن کہا جائے گا کہ جنت کے درجوں پر چڑھتے جاؤ اور جس طرح پہلے اچھی طرح ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتے تھے اسی طرح کرتے جاؤ جنت میں اس درجے پر مقام ملے گا۔ جہاں تک قرآنِ پاک پڑھتے ہوئے چڑھتے جائیں گے۔ (ابوداؤد ترمذی)

اس حدیث سے بہت سے مطلب نکلتے ہیں جن میں سب سے آسان یہ ہے کہ قرآنِ کریم پڑھنے والے کو اُسی نسبت سے جنت میں اونچی جگہ ملے گی۔ اور یہ کہ قرآنِ کریم جلدی جلدی نہیں آرام آرام سے پڑھنا چاہیئے اور بہت پڑھنا چاہیئے۔

بچپن سے جو جملہ ازبر ہے آپ کو بھی یاد ہوگا اپنی کاپیوں پر لکھ لیں "جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے"۔ (حضرت بانیٔ سلسلہ)

ایک دوسرا جملہ عربی کا ہے مگر آسانی سے یاد ہو جاتا ہے الخیر کلہ فی القرآن ہر بھلائی قرآن میں ہے یہ جملہ اللہ پاک نے ہمارے پیارے حضرت اقدس کو سکھایا تھا۔ اردو اور عربی کے بعد فارسی کا ایک شعر سنیئے۔

اے بے خبر بخدمتِ فرقاں کمر ببند
زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نہ ماند

اس سے پہلے کہ کوئی یہ کہے کہ فلاں آدمی اب اس دنیا میں نہیں رہا۔ قرآنِ پاک کی خدمت پر کمر بستہ ہو جاؤ۔ غفلت اور سستی نہ کرو۔

ڈاکٹر عطاء الرحمٰن

دلچسپ واقعات

خاکسار سنہ ۱۹۴۲ء میں اُستہ محمد (نصیر آباد کالونی) بلوچستان میں میڈیکل آفیسر تھا۔ اُن دنوں وہاں پر لُدھیانہ کی ایک مشہور فیملی کے فرد سردار رشید جان صاحب تحصیل دار تھے۔ ان کے ساتھ بڑے گہرے دوستانہ مراسم تھے اور ہم سب لوگ اکٹھے ٹینس وغیرہ کھیلتے تھے۔ گرمیوں کے دن تھے ایک روز خاکسار ٹینس کھیلنے کی غرض سے ریکٹ لے کر گھر سے نکلا اور اس خیال سے کہ کوئی مریض انتظار میں نہ ہو رہے خاکسار اپنے ہسپتال میں چلا گیا۔ اسی وقت وہاں سردار رشید جان صاحب بھی آگئے اور گھبرائے ہوئے معلوم ہوتے تھے، خاکسار کے دریافت کرنے پر بتلایا کہ ایک شخص جس پر چوری کا شُبہ تھا اس کو مَیں نے بُوٹ پہنے ہوئے پاؤں کے ساتھ ٹھڈ مارے ہیں، اور وہ کہتا ہے کہ میرا گردہ پھٹ گیا ہے اور مَیں ڈاکٹر رہا ہوں۔ آپ اس کو دیکھ لیویں، خاکسار نے ان کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا کہ سردار صاحب ڈاکٹروں کے ہاتھوں کئی مریض علاج اور آپریشن کے دوران مر جاتے ہیں، ایک آپ سے مر گیا تو کیا ہوا، وہ کہنے لگے کہ مجھے زیادہ فکر اس لئے ہے کہ میری ٹرانسفر کا آرڈر آگیا ہے، اور میں کوئٹہ میں INTELLIGENCE OFFICER ہو کر جا رہا ہوں۔ اس لئے میری غیر حاضری میں شاید الجھن نہ ہووے۔ اسی اثناء میں کھڑکی میں سے دیکھا کہ ۲۰، ۲۵ آدمی ایک آدمی کی چارپائی اٹھا کر لارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شاید یہ اسی شخص کی چارپائی ہے۔ وہ لیوی پولیس کی تحویل میں تھا اور اس کے ساتھ وہی لوگ ہیں، وہ لوگ ہسپتال میں آگئے، خاکسار نے اس کی چارپائی وارڈ کے ایک خالی کمرہ میں رکھوائی اور سب لوگوں کو جو ساتھ آئے تھے کمرہ سے باہر بھیج دیا، مریض کا مکمل طور پر معائنہ کیا۔ کوئی کسی قسم کی علامت ایسی نہ پائی گئی جس سے اس کی جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا تھا، کوئی SHOCK وغیرہ بھی نہیں تھا، ہر چیز نارمل تھی، مگر مریض بدستور شور مچائے جا رہا تھا کہ اس کا گردہ پھٹ گیا ہے، خاکسار نے ہسپتال کے اَرڈرلی سے کہا کہ اس کو ہاضمہ کی سرخ رنگ کی دوائی کی ایک خوراک پلا دو، اس نے دوائی پلادی، تھوڑے وقت کے بعد خاکسار نے دریافت کیا کہ دوائی سے کوئی فائدہ ہُوا، تو کہنے لگا میری تکلیف بڑھ گئی ہے، خاکسار نے ہسپتال کے عملہ سے کہا کہ پوسٹ مارٹم کرنے والے دو بڑے چاقو ایک ٹرے میں رکھ کر مریض کے پاس میز پر رکھ دیویں، اور مریض سے کہا کہ دیکھو میاں، تم فوت ہو جاؤ، تحصیلدار کو اس جرم میں پھانسی کی سزا ہو جاوے، مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا، مگر حکومت مجھ سے اگر دریافت کرے کہ تم کس تکلیف سے فوت ہوئے تو حکومت کو تو مجھے بتانا ہوگا، اور مجھے کچھ پتہ نہیں چلتا کہ تم کو کیا تکلیف ہے، اس لئے مجھے تمہارا گردہ چیر کر دیکھنا ہے تاکہ مَیں حکومت کو صحیح رپورٹ دے سکوں، اس پر وہ مریض بڑا چکرایا اور کہنے لگا کہ اس دوائی سے کچھ فائدہ ہو گیا ہے، مجھے ایک خوراک وہی دوائی اور دے دیویں، اس پر خاکسار اس بات پر زور دیوے کہ چیر کر دیکھنا ہے اور مریض کہے کہ ایک خوراک دوائی اور پلا دیویں، چنانچہ اس کو ایک خوراک ہاضمہ کی دوائی اور دی گئی، اور چند منٹ کے بعد مریض صاحب کہنے لگے کہ وہ اب بالکل ٹھیک ہے، اور کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہے، اور چارپائی سے اُٹھ کر بڑے مزے کے ساتھ چلتا ہُوا باہر آیا جہاں اس کو لانے والے بیٹھے تھے، ان سے کہا کہ مَیں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں، چنانچہ وہ اپنے پاؤں پر چلتا ہُوا ہسپتال سے باہر گیا اور تحصیلدار صاحب جو میرے دفتر کے کمرہ میں بیٹھے تھے انہوں نے بھی اس کو کھڑکی میں سے جاتے ہوئے دیکھا، مَیں جب دفتر میں آیا تو کہنے لگے کہ وہ تو ٹھیک ٹھاک جارہا ہے، یہ کیسے ہوگیا، خاکسار نے اُن کو سارا واقعہ سُنایا تو ہنسنے لگے اور ان کی گھبراہٹ دور ہوگئی اور ہم لوگ ٹینس کھیلنے چلے گئے۔

خدام کے مُطالعہ کیلئے کتاب

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتب کے مطالعہ کے سلسلہ میں ماہ مارچ ۱۹۹۰ء میں حضور کی کتاب "لیکچر سیالکوٹ"، مقرر کی گئی ہے۔ خدام سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب کا توجہ سے مطالعہ کریں اور قائدین کرام مطالعہ کرنے والوں کی معین تعداد سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکیم طالب حسین

بچّہ زندہ ہے

خدا تعالیٰ کی عجیب شان ہے اور ہر نئے دن ایک اَور ہی شان سے ظاہر ہوتا ہے۔ انسان اپنی عقل اور جدید مشینوں کے ذریعہ کچھ نتائج نکالتا ہے لیکن خدا کی ذات ان نتائج کے بالکل برعکس حالات پیدا کر دیتی ہے تب انسان پکار اٹھتا ہے کہ یہ تو معجزہ ہے۔ ایسا ہی ایک معجزہ خدا کی پیاری ذات نے وقف نَو کی بابرکت تحریک کے ساتھ وابستہ فرما کر ایمان والوں کے لئے تقویت کا باعث بنایا۔

چنانچہ ہمارے ایک واقف نَو کے والد صاحب نے بچے کی پیدائش سے قبل دعا کی عرض سے اور بچے کو پیدائش سے قبل تحریک وقف نَو میں شامل کرنے کیلئے پیارے امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں خط لکھا۔

وہ لکھتے ہیں میرے پیارے آقا! خاکسار نے ایک ماہ پہلے حضور کی خدمت میں خط لکھا تھا کہ خاکسار کی اہلیہ امید سے ہیں۔ حضور دعا کریں کہ فراغت آسانی سے ہو جائے ہم ہونے والے بچے کو "تحریک وقف نَو" میں پیش کر دیں گے۔ مورخہ ۲۷/۹/۸۹ کو جب خاکسار اپنی اہلیہ کو معائنہ کے لئے فضل عمر ہسپتال میں لے کر گیا تو لیڈی ڈاکٹر صاحبہ نے چیک کر کے بتایا کہ بچہ تو مر چکا ہے دوبارہ ایک مشین کے ذریعہ چیک کر کے بتایا کہ بچہ پیٹ میں وفات پا چکا ہے اور مجھے کہا کہ ہمیں لکھ کر دیں کہ بچہ اپریشن سے پہلے مر چکا ہے بعد میں ہمیں الزام نہ دینا۔ خاکسار نے کہا کہ ہم نے یہ بچہ وقف نَو کے تحت وقف کیا تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی یہی رضا ہے تو ہم اس کی رضا پر راضی ہیں۔ خاکسار نے تحریر لکھ کر دے دی۔ دن کے ۲ بجے اپریشن شروع ہوا۔ چار بجے ڈاکٹر صاحبہ نے بلا کر خوشخبری سنائی کہ بھائی صاحب نہ صرف آپ کی بیوی خیریت سے ہے بلکہ خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر آپ کا بچہ بھی زندہ کر دیا ہے جب کہ ہماری تحقیق اور مشین نے بچہ مردہ قرار دیا مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی سے بچہ زندہ ہو گیا اس کو کہتے ہیں معجزہ۔ اس معجزانہ ولادت پر سٹاف نے مجھے مبارکباد دی۔ اللہ کے فضل اور آپ کی دعاؤں سے زچہ بچہ دونوں خیریت سے ہیں۔ حضور انور سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ حضور دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور ہمارے لئے راحت اور دل کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔ بچہ کا نام "قیصر محمود" تجویز ہوا ہے۔

اخبار احمدیہ

شکریہ احباب

○ خاکسار کی بیٹی عزیزہ سلیمہ قمر بیّنہ کے عارضہ سے بیمار ہے۔ عزیزہ کے دو اپریشن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی اس کے حق میں دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمایا اور عزیزہ کی جان بخشی فرمائی۔ عزیزہ ہسپتال سے گھر آ چکی ہے ابھی کمزوری کافی ہے۔ مَیں جملہ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کا عزیزہ کی صحت و تندرستی کے لئے دعاؤں کا اور عزیزہ کے لئے خون کا عطیہ دینے والے نوجوانوں کا بھی بے حد ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرماوے اور ان کے جملہ مقاصد حسنہ کو پورا فرمائے محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب اور ان کے معاونین نے بہت ہی توجہ اور ہمدردی سے علاج تجویز فرمایا اور ہر ممکن تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی اپنے فضلوں سے نوازتا رہے امید ہے کہ احباب کرام آئندہ بھی عزیزہ کی صحت کاملہ عاجلہ، قوی اور عمر میں برکت کیلئے دعاؤں کے ساتھ مدد فرماتے رہیں گے۔

چوہدری محمد صدیق
انچارج خلافت لائبریری

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب چک نمبر ۲۲ کبیر تحصیل عارف والا کو دل کا عارضہ لاحق ہے۔

○ مکرم ملک مبشر احمد صاحب ریحان کی اہلیہ بعارضہ اعصاب بیمار ہیں اور فضلِ عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم شیخ مولود احمد صاحب شاھد دھرم پورہ لاہور کو زبان پر چھالوں کے باعث تکلیف ہے۔

○ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد لطیف بیگ صاحب تھو کی دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سانحہ ارتحال

○ لودھراں ضلع ملتان کے ایک مخلص دوست مکرم غلام حسین صاحب مورخہ ۱۷، فروری کو وفات پا گئے۔ آپ کو اچانک ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ فوری طور پر وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور لے جایا گیا مگر جانبر نہ ہو سکے۔ موصوف موصی تھے۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور اگلے روز نماز ظہر کے بعد بیت المہدی گولبازار کے سامنے نماز جنازہ ہوئی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار لڑکے اور تین لڑکیاں شامل ہیں۔

○ جماعت احمدیہ فیصل آباد کے ضلعی نظام کے مخلص کارکن مکرم حافظ محمد اکرم صاحب حفیظ (سیکرٹری مال جنرل) کی والدہ محترمہ بیس فروری ۹۰ء کو رحلت فرما گئیں ہیں۔ فیصل آباد میں اسی روز ۱/۲ ۵ بجے شام نماز جنازہ مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے پڑھائی۔ اگلے روز آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور ۱۱ بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مولانا سید احمد علی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے دعا کروائی۔

موصوفہ مکرم میاں فضل کریم صاحب آف بھیرہ کی اہلیہ تھیں۔ وفات کے وقت آپکی عمر تقریباً ۹۷ سال تھی۔ عرصہ ایک ماہ سے بعارضہ فالج بیمار تھیں۔ کچھ عرصہ قبل آپ کے دو داماد بھی اللہ کو پیارے ہوئے جن کا صدمہ آپ نے بڑے حوصلہ سے برداشت کیا۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔

○ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبدالمجید صاحب لاہور ۹، دسمبر ۱۹۸۹ء کو وفات پا گئیں۔ آپ حاجی محمد موسیٰ صاحب آف نیلہ گنبد لاہور کی بہو تھیں۔ موصوفہ کے پسماندگان میں ۵، بیٹے اور ۵، بیٹیاں شامل ہیں۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

ولادت

مکرم سمیع اللہ صاحب کورنگی۔ کراچی کو اللہ تعالیٰ نے ۸، فروری ۹۰ء کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا۔ جس کا نام مبشر احمد لقمان تجویز ہوا ہے۔ احباب اس کی صحت و درازئ عمر کے لئے دُعا کریں۔

بقیہ: بزم ادب برطانیہ

جناب ہاشم سعید صاحب

ڈوبتی دیکھی مری کشتی تو میرے ساتھی
دور ہٹ کر سرِ ساحل سے شہر سے گذرے

جناب ثاقب زیروی صاحب

خوشبو کے تبسّم چھین سکی نہ موت بھی جن کے ہونٹوں سے
ان دیوانوں کو تکتی ہیں حیرت سے سِتم کی زنجیریں
میں نے اس عمر میں چاہا تھا تجھے ارضِ وطن
جب شعور آج کی صورت مرا بیدار نہ تھا

حبوبِ مُفیدِ اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام — ۱۵/- روپے
NASIR ناصر
۶۰ گرام — ۴۵/- روپے
ناصِر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلوماتی فارم وقفِ نَو

جن احباب کو اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیش فرمودہ مبارک تحریک "وقفِ نَو" کے تحت اپنے بچے وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وکالت دیوان ربوہ کو مندرجہ ذیل معلومات سے آگاہ فرمائیں۔

(۱) اس بچے کا کیا حال ہے جو آپ نے خدا کے سپرد کر دیا ہے۔ یہ آپ کے گھر میں خدا کا مہمان ہے؟
(۲) بچے کی پرورش کس طرح کر رہے ہیں؟
(۳) بچے کی صحت کیسی ہے؟
(۴) کیا حفاظتی ٹیکے لگوا لئے ہیں؟
(۵) بچے کا ذہنی رجحان کس طرف ہے؟
(۶) بچے کا وزن اس وقت کتنا ہے؟
(۷) کیا اردو اور عربی کی بنیادی تعلیم کی طرف ابھی سے توجہ دینی شروع کر دی ہے؟
(۸) کیا ابھی سے امام جماعت کی محبت اس کے دِل میں ڈالنی شروع کر دی ہے؟
(۹) کیا قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کر لیا ہے؟

نام واقفِ نَو ــــــــــــ نام والد ــــــــــــ

نام والدہ ــــــــــــ نام دادا ــــــــــــ

مکمل پتہ ــــــــــــ

دستخط والد ــــــ یا ــــــ دستخط والدہ

براہ کرم یہ فارم پُر کر کے اس پتہ پر بھیجیں

وکالت دیوان تحریک جدید۔ ربوہ۔ پاکستان

بقیہ: ارشادات امام رابع

اس کا چہرہ ہے۔ جس کو قرآن کریم مالی اصطلاح میں لوجہ اللہ کہتا ہے۔ یعنی اللہ کی وجہ کی خاطر جیسے اردو میں ہم کہتے ہیں اس کے منہ کی خاطر۔

حضرت (بانیٔ سلسلہ) نے فرمایا.....

یہ اردو کا محاورہ ہے۔ عربی میں بھی یہی محاورہ ہے وجہُ اللہ۔ یعنی اللہ کا چہرہ، اُس کی رضا۔ تو جس چہرہ کی خاطر جس منہ کی خاطر یہ قربانیاں کی جاتی ہیں وہ اسی منہ کی تصویر بنی ہوئی اس پر دیکھتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹، جولائی ۱۹۸۲ء)

بازیافتہ برقعہ

کالج روڈ ربوہ سے ایک برقعہ ملا ہے۔ جن کا ہو وہ عطاء القدیر صاحب ولد ملک محمد عبد اللہ صاحب مکان ۸/۵۳ دار العلوم وسطی ربوہ سے رابطہ قائم کریں۔

دماغی امراض

مثلاً مالیخولیا، وہم وسواس، جنون دیوانگی، بے خوابی، مراق، مرگی، نسیان، ہسٹیریا،

کمزوری دماغ اور تبخیر معدہ کا کامیاب علاج۔

جن مریضوں پر وحشت غالب ہو اُن کا معائنہ کروائیں۔

احمدی حکیم قاضی نذر محمد

قاضی دواخانہ چک چٹھہ رجسٹرڈ

گوجرانوالہ روڈ

متصل حافظ آباد

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل کے مشہور شاگرد حضرت حکیم نظام جان کا

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

بے اولاد، نرینہ اولاد سے محروم، اٹھراء، بچوں کا سوکھا پن۔

• گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴ • ربوہ فون ۹۰۶ • قلعہ کالروالا • ملتان • کراچی

خبریں

ملکی خبریں

○ سندھ کے نئے وزیر اعلیٰ مسٹر آفتاب شعبان میرانی نے اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا ہے اور ۱۳ رکنی کابینہ کا اعلان کر دیا ہے مخدوم رفیق الزمان سینئر وزیر ہوں گے

○ صدر غلام اسحٰق خان نے کہا ہے کہ سندھ کی صورتِ حال تشویشناک ضرور ہے۔ لیکن اس پر قابو پانا بھی مشکل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ امید ہے کہ نئی حکومت توقعات پر پوری اترے گی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کی جانب سے مظاہروں کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اور آزادی کا مطالبہ عروج پر پہنچ گیا ہے ہزاروں کی تعداد میں آٹو رکشاؤں کے ذریعے مظاہرہ کیا گیا روایتی لباس پہنے ہوئے عورتوں نے بھی جلوس نکالا۔

○ افغان عبوری حکومت کے وزیر عدل و انصاف قاضی نجی اللہ کے دستخطوں سے جاری کردہ ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ افغانستان کی عبوری حکومت اپنے قیام کا ایک سال پورا کرنے کے بعد ختم ہو گئی ہے۔

○ کشمیر کے مسئلہ پر ایک ماہ پہلے پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ ہونے والی تھی لیکن امریکہ نے بر وقت مداخلت کر کے جنگ کو روک دیا۔ اس بات کا انکشاف بھارت کے ایک اخبار روزنامہ "ہندو" نے کیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے الزام لگایا ہے کہ لاہور میں کرشن نگر کے علاقے میں چلتی کار سے جو فائرنگ کی گئی اسکے پیچھے پیپلز پارٹی کا ہاتھ ہے۔ صوبائی وزیر نصر اللہ دریشک نے پنجاب اسمبلی میں الزام لگایا ہے کہ سندھ پولیس پنجاب میں آکر قتل و غارت گری کر رہی ہے۔

○ لاہور میں ۳۸ ملی میٹر کی ریکارڈ بارش ہوئی ہے فروری کے مہینے میں اتنی زیادہ بارش کی مثال ایک صدی میں نہیں ملتی۔ فروری میں چار بار موسم تبدیل ہوا ہے۔

○ پاکستان سے جہانگیر خان نے آسٹریلیا کے کرس رابرٹسن کو ہرا کر ویلش سکواش کلاسیک چیمپئن شپ جیت لی ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ مغربی جرمنی کے چانسلر ہلمٹ کول نے کیمپ ڈیوڈ میں امریکی صدر جارج بش سے ملاقات کی اور مشرقی اور مغربی جرمنی کے اتحاد کے امکانات اور اس سلسلے میں پیش آنے والے مسائل پر تبادلۂ خیال کیا۔ چانسلر مسٹر ہلمٹ کول ۲۴ فروری کو واشنگٹن پہنچے تھے۔ اس سے قبل وہ ماسکو اور پیرس کا دورہ کر چکے ہیں۔

○ ایران میں قومی سلامتی کی سپریم کونسل کا اجلاس ہوا جسمیں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد کے دائرہ کار کے تحت عراق کیساتھ امن بات چیت شروع کرنے کے طریق پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت صدر علی اکبر رفسنجانی نے کی۔

○ سوویت وزیر اعظم نکولائی رسکوف نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ملک میں تبدیلی کے حصول کیلئے غیر تشدد پسند طریق کار اختیار کریں۔ حکومت کی اپیل کے بعد تشدد کے متوقع واقعات کے خوف سے بہت سے اجتماعات کا پروگرام منسوخ کر دیا گیا۔ اسکے علاوہ ریڈیو ماسکو پر بھی لوگوں کو پر امن رہنے کی اپیل بار بار کی گئی۔

○ روسی جمہوریہ لتھوینیہ میں نئے پارلیمانی انتخابات کے غیر سرکاری نتائج کے مطابق جمہوریت کے لئے کام کرنے والی تنظیم "ساجودس" نے کمیونسٹ پارٹی کے مقابلے میں قطعی اکثریت حاصل کر لی ہے۔ روس میں یہ پہلے کثیر الجماعتی انتخابات ہیں۔

پتہ